کا سلسلۂ نسب بیان کرتے ہوئے صراحت سے لکھا ہے کہ وہ حضرت ابوبکرؓ کے والد کے چچازاد بھائی تھے۔و هو ابن عم والد أبي بكر الصديق (البداية والنهاية، دار الريان للتراث، مصر،۲/۲۰۲) سقیفہ بنی ساعدۃ کے ضمن میں درج ہے کہ ''حضرت سعد بن عبادہؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی، پھر تمام انصار نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی'' (ص۱۵۲) حالاں کہ مؤرخین واصحاب سیر نے لکھا ہے کہ حضرت سعدؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی اور شام چلے گئے تھے، وہیں ۱۴ھ یا ۱۵ھ میں ان کا انتقال ہوا (ملاحظہ کیجیے اسد الغابۃ، ۲/۳۵۷) حضرت سلمان فارسیؓ کے بارے میں لکھا ہے: ''مشہور صحابی اور آپؐ کے غلام'' (ص۱۵۴) حضرت سلمانؓ ایک یہودی کے غلام تھے، جس سے مکاتبت کے ذریعے گلوخلاصی میں آں حضرت ﷺ نے مدد فرمائی تھی۔ مسجدِ ضرار کے بارے میں مذکور ہے: ''ایک مسجد جو مدینے کے یہودیوں نے مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کے لئے تعمیر کی تھی'' (ص۲۷۲) اس کی تعمیر یہودیوں نے نہیں، منافقوں نے کی تھی۔ امام ابوحنیفہؒ کے تذکرے میں ہے: ''حدیث میں سنن کی طرز پر سب سے پہلی تصنیف کتاب الآثار کے مؤلف ہیں'' (ص۱۰۸) اس نام سے امام ابوحنیفہؒ کی کوئی کتاب نہیں، ان کے شاگردوں امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کی تالیفات ہیں۔

فاضل مؤلف نے اس کتاب کے ذریعے ایک علمی خدمت انجام دی ہے۔ امید ہے، موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر اسے علمی حلقوں میں قبولِ عام حاصل ہوگا۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)

روایت ودرایتِ حدیث-ایک تجزیاتی مطالعہ ڈاکٹر محمد سلیم قاسمی

ناشر: دارالکتاب دیوبند، سہارن پور (یوپی) سنہ اشاعت ۲۰۰۴، صفحات ۲۵۵، قیمت-/۱۵۰ (مجلد -/۲۰۰ روپے)

رسولِ کریم ﷺ کے وصال کے کچھ ہی عرصہ بعد جہاں ایک طرف مفسدین اور فتنہ پردازوں نے جھوٹی روایتیں گھڑنا اور انہیں عام کرنا شروع کردیا تھا، وہیں دوسری طرف محدثین، فقہاء اور علماء امت نے اس فتنہ کا قلع قمع کیا۔ انھوں

نے احادیث کی سند اور متن دونوں پہلوؤں سے تحقیق کی۔ راویوں کے حالاتِ زندگی جمع کیے اور ان کی جرح وتعدیل کی۔ متنِ احادیث کی بھی نقد وتحقیق کی اور درایت کے اصول وضع کیے۔ اس طرح صحیح اور موضوع احادیث کو چھانٹ کر الگ الگ کر دیا۔

روایت و درایتِ حدیث کی تحقیق ونقد کے جائزہ پر مختلف زبانوں میں خاطر خواہ کام ہوا ہے۔ اردو زبان میں مرحوم مولانا محمد تقی امینی کی کتاب 'حدیث کا درایتی معیار' اس موضوع پر اہمیت اور شہرت کی حامل ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب ایک تحقیقی مطالعہ ہے، جس پر فاضل مصنف کو شعبۂ دینیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔

یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول کا عنوان ہے: ''حدیث عہدِ نبوی اور صحابہ میں'' اس میں حدیث و سنت کے لغوی و اصطلاحی معنٰی کی وضاحت کے ساتھ عہدِ نبوی میں کتابتِ حدیث اور عہدِ صحابہ بالخصوص عہدِ خلفائے راشدین میں حدیث کی روایت اور کتابت کی صورتِ حال واضح کی گئی ہے۔ باب دوم میں فتنۂ وضع حدیث کا جائزہ لیا گیا ہے، اس کے اسباب کی وضاحت کی گئی ہے اور احادیث وضع کرنے والے مختلف گروہوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس فتنہ کے انسداد اور سرکوبی کے لئے محدثین نے جو خدمات انجام دی ہیں، باب سوم میں ان کا بیان ہے اور اس اعتبار سے احادیث کی مختلف قسموں اور جرح وتعدیل کے مختلف صیغوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ باب چہارم میں فاضل مصنف نے بیان کیا ہے کہ محدثین نے اگرچہ احادیث کی سند اور متن دونوں کی تحقیق کی ہے، لیکن ان کی خدمات کا اصل میدان راویوں کی تحقیق ہے، اس لیے جن احادیث کو انھوں نے صحیح قرار دیا ہے ان کے متون کا بھی صحیح ہونا ضروری نہیں۔ دوسری بات یہ کہ انھوں نے جتنی سختی عقائد اور احکام سے تعلق رکھنے والی احادیث کے نقد وتحقیق میں برتی ہے، اتنی سختی دیگر احادیث کے سلسلے میں نہیں برتی ہے، بلکہ ان کے سلسلے میں

قدرے تسامح اور اغماض سے کام لیا ہے۔ پانچواں باب ''درایتِ حدیث'' کے لیے وقف ہے۔ اس میں درایت کے لغوی و اصطلاحی معانی، غرض و غایت اور بنیادوں کی وضاحت کے ساتھ محدثین اور فقہاء کے اصولِ درایت تحریر کیے گئے ہیں۔ باب ششم میں مصنف نے تفصیل سے وہ اصول ذکر کیے ہیں جن کے ذریعے موضوع روایات کو پہچانا جاسکتا ہے اور باب ہفتم میں ان موضوعات کی نشان دہی کی گئی ہے جن میں کوئی روایت صحیح نہیں ہے۔

فاضل مصنف نے موضوع سے متعلق تمام دستیاب مراجع سے استفادہ کرتے ہوئے کتاب بہت محنت سے لکھی ہے۔ وہ یہ واضح کرنے میں پوری طرح کامیاب ہیں کہ محدثینِ کرام نے احادیث کی صرف اسناد کی تحقیق ہی نہیں کی ہے، بلکہ درایت کے اصول بھی وضع کیے ہیں اس طرح انھوں نے موضوع احادیث کو چھانٹ کر الگ کردیا ہے۔

کہیں کہیں عربی عبارتوں کو صحیح نقل نہیں کیا جاسکا ہے، یا ان کی صحیح ترجمانی نہیں ہوسکی ہے۔ ایک جگہ مصطفیٰ سباعی کی کتاب **السنة و مکانتها فی التشریع الاسلامی** کے حوالے سے اہلِ عراق کے بارے میں امام زہریؒ کا یہ قول نقل کیا ہے: ''ہماری طرف سے اگر کوئی حدیث بالشت برابر ہوتی ہے تو وہ ان کے پاس جاکر ہاتھ بھر کی ہوجاتی ہے (ص۸۲) اس کا متن یہ درج ہے ''**یخرج الینا شبراً فیرجع الینا ذراعاً**'' جب کہ صحیح عبارت یہ ہے: **یخرج الحدیث من عند نا شبراً فیرجع الینا من العراق ذراعاً** '' ایک جگہ صحیفۂ علی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کے شاگرد نے اس کے مشتملات دریافت کیے تو انھوں نے فرمایا: ''**العقل و فکاک الأسیر و لایقتل مسلم بکافر**''۔ اس کے اردو ترجمہ میں بھی عقل ہی لکھا گیا ہے (ص ۵۲) حالاں کہ اس روایت میں عقل دیت کے معنی میں ہے (فتح الباری، ۱/۲۰۵) اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یہی روایت ابنِ ماجہ میں بھی مروی ہے۔ اس میں عقل کے بجائے لفظ ''دیات'' ہے (سنن ابنِ ماجہ،